ڈاکٹر خوشبخت حنا

صدر شعبہ، کیو ای سی ،

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئجز، اسلام آباد

علمی خیانت، سرقہ یا چوری: پس منظر تعارف اور اقدامات نمل اور HEC پالیسی کے تناظر میں۔

Dr.Khushbakht Hina

Assistant Professor, Head, QEC,

National University of Modern Languages, Islamabad.

Academic Dishonesty or Plagiarism: Background, Concept and Strategies in light of HEC and NUML Plagiarism Policy

In the upcoming major changes being opened in the system of Higher Education in Pakistan, the recognition, praise, honor and respect with acknowledgment of teachers and researches , career development opportunity, huge finance all are currently connected with unique works and honest academic writing without repeating and coping the other efforts and work. In this regard, it is an essential that the hazard of literary theft is highlighted and checked through excellent correctional activities. Together with it is necessary to create awareness for researchers because this is the only way to reduce academic dishonesty and academic fraud, which is known as "Plagiarism".

پس منظر:۔

ادبی سرقہ لاطینی لفظ "Plagiarius" سے نکلا ہے اسے انگریزی زبان میں "Plagiarism" کہتے ہیں۔

اس کا لغوی مفہوم ہے کسی کے خیالات اور نظریات کی چوری یا ادبی اغواء ہے۔ یوں تو بہت پہلے سے اس کام کا آغاز ہو چکا تھا۔ لیکن اس کا با قاعدہ علم اور سراغ نئی ٹیکنالوجی سے ملا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ Internet سے معلومات اور علمی مواد کی رسائی ہر خاص و عام کو حاصل ہوگئی ہے لیکن اسی ڈیٹا بیس کی وجہ سے لوگوں کو فائدہ بھی حاصل ہوا اور نقصان بھی۔ نقصان یہ کہ لوگ دوسروں کے کام کو چوری کرنے لگے اور ادبی سرقہ عام ہو گیا۔ کسی کے کام کو بغیر حوالہ یا انتساب کے استعمال کرنے کو ادبی سرقہ کہا جاتا ہے۔ پس کسی کے تخلیقی کام کو اس کے حوالے جات کے بنا استعمال کرنا ادبی سرقہ یا علمی چوری کہلاتا ہے۔ ادبی سرقہ، علمی چوری اور دھوکہ کی تاریخ بہت پرانی اور آج بھی یہ کوئی نئی بات نہیں۔ کئی عرصے سے یہ مضمون بہت ہی اہمیت کا حامل بنتا جا رہا ہے۔ خاص کر ادبی اور علمی میدان میں جہاں تخلیق کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔ اس موضوع سے آشنائی اب صرف ایک خاص ادبی حلقے تک محدود نہیں رہی اب اس کا دائرہ عمل بڑھ گیا ہے۔ بلخصوص تحقیق اور علمی ترقی اور معیاری علمی سالمیت کے لیے اس موضوع کا جاننا اشد ضروری ہو گیا ہے۔ ہمارے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں جہاں معیاری تحقیق اور تعلیم کی ترقی لازم و ملزوم سمجھی جاتی ہے۔ وہاں علم کی انفرادی اور اصل تحقیق کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ہمارے ہاں یہ بات بڑی شرمندگی کا باعث ہے کہ ادبی چوری جیسے ادبی سرقہ اور انگریزی میں (Plagiarism) کہا جاتا ہے، بہت عام ہو گیا ہے۔ اب اس موضوع پر مزید بات کرنے سے پہلے یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ ادبی سرقہ کیا ہے۔

ا) علمی و ادبی سرقہ کا تعارف:۔

ادبی سرقہ یا علمی چوری سے مراد کسی کے Intellectual Work کو ہو بہو نقل کرنا اور اپنے نام سے منسوب کرنا ہے، یا کسی کے کام کے الفاظ تبدیل کرنا اور اسے اپنے نام سے ظاہر کرنا یا شائع کرنا ادبی سرقہ کہلاتا ہے۔ اسی طرح کسی بھی ادبی اور علمی مواد جس کے جملہ حقوق محفوظ ہو یا نہ ہوں (Intellectual Property Rights) بغیر اجازت یا بغیر حوالہ کے استعمال کرنا علمی چوری کے زمرے میں آتا ہے۔ ادبی سرقہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ اور اس کا اثر ہمارے تعلیم کے ڈھانچے اور معیار پر پڑھ رہا ہے۔ جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس مقصد کے لیے ایچ۔ای۔سی نے گراں قدر خدمات انجام دیں ہیں۔ جو کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ اس تناظر میں ایچ۔ای۔سی نے با قاعدہ ایک نظام تشکیل دیا ہے تا کہ جو لوگ اس جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں انھیں پکڑا جا سکے اور اُن کا با قاعدہ سراغ لگایا جائے۔ اس کے لیے تمام اعلیٰ تعلیمی ادارے یونیورسٹیاں اس سلسلے میں اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ ادبی سرقہ کے سراغ اور نشاندہی کے لیے ایک سافٹ ویر استعمال کیا جا رہا ہے، جس کا نام (Turnitin) ہے۔ یہ سافٹ ویر I-Paradigm کمپنی کی ایجاد ہے۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے با قاعدہ یونیورسٹیوں کو (Turnitin) سافٹ ویر فراہم کیا گیا ہے۔ تا کہ ادبی و علمی سرقہ کی لعنت کو روکا جا سکے۔ یہ سافٹ ویر تیس سے زیادہ بین الاقوامی زبانوں میں موجود ہے۔

ب) ادبی علمی سرقہ Plagiarism اور اس کی اقسام:۔

ادبی اور علمی سرقہ ایک علمی فراڈ ہے اس کی کئی اقسام ہیں لیکن لوگوں کو اس کے بارے میں آگاہی بہت محدود ہے۔ Plagiarism کی اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔

i) کسی کے کام کی ہو بہو نقل(Cut Copy Paste):۔

کسی کے کام کی ہو بہو Copy یا نقل کرنا Plagiarism کی ایک قسم ہے۔انفارمیشن ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ کے استعمال نے جہاں علم کی لامحدود کر دیا ہے وہاں سہولت کے ساتھ موجود علم چوری ہونے لگا ہے۔لوگ کسی کے کام کو بغیر کسی حوالے کے باقاعدہ(Reference) کے بغیر اپنے نام کی زینت بنا لیتے ہیں جو سراسر غیر اخلاقی غیر علمی عمل ہے۔

ii) کسی کے کام کی ٹکڑوں میں چوری(Patch Work):۔

اس قسم کے ادبی سرقہ میں سرقہ پورا پیراگراف نقل نہیں کرتا بلکہ چند الفاظ یا جملے ایک ہی مشن سے تبدیل کر دیتا ہے اور بقایا کام کو اپنے نام سے ظاہر کرتا ہے۔

iii) مترادفات کا استعمال یا Parapharasing:۔

یہ علمی سرقہ کی تیسری بڑی قسم ہے۔جو آج کل خامی عام ہو گی ہے۔اس قسم میں سرقہ دوسرے کے کام کو ایسے (Restate) کرتا ہے۔کہ سارے الفاظ بدل دیتا ہے لیکن دراصل وہ خیالات اور نظریات کی چوری کرتا ہے۔ الفاظ بدل کر کسی کے نظریات اور خیالات کو ان کے نام سے ہٹا کر اپنے نام سے منسوب کرنا بھی ادبی سرقہ کہلاتی ہے۔

iv) غیر ارادی(Un-Intentional)ادبی سرقہ:۔

ہمارے ہاں بہت سے محققین ایسے ہیں جو ریسرچ اور اس کے بیان خطابت سے ناواقف ہیں۔اسی وجہ سے کئی لوگ غیر شعوری اور غیر ارادی طور پر اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔

کسی کے کام کو استعمال کرنا اور ام کے نام کا باقاعدہ حوالہ نہ دینا یا غلط دینا یا حوالہ جات کے فارمیٹ کے مطابق نہ دینا بھی Plagiarism کی اصل قسم شمار ہوتی ہے۔

v) خود کا ادبی سرقہ یا اپنے ہی کام کی چوری(Self Plagiarism):۔

ادبی سرقہ کی یہ قسم ہمارے ادبی حلقوں میں اتنی عام نہیں اور قابل ذکر بات تو یہ ہے کہ وہ اسے ادبی سرقہ کی قسم ہی تصور نہیں کرتے۔اس قسم کے سرقہ میں لکھنے والا اپنے ہی کام کو دوبارہ استعمال کرتا ہے اور اس کا حوالہ نہیں دیتا۔ اپنے اس کام کو جس پر آپ ایک امتیاز لے چکے ہیں دوبارہ کسی دوسرے عنوان سے شائع کرنا Self Plagiarism کہلاتا ہے۔

ج) ادبی سرقہ کی روک تھام میں(HEC) کا کردار:۔

سرقہ کی روک تھام کے لیے HEC کی خدمات قابل ستائش ہیں۔HEC نے علمی اور ادبی تحقیق کے لیے ICT کی مدد سے ڈیجیٹل لائبریری اور ڈیٹا بیس تک رسائی حاصل دی ہے۔اس ڈیٹا بیس کی رسائی تقریباً تمام جامعات کو فراہم کی گئی ہے۔تاکہ علم اور ادب کے لیے نظریات کو جانا جا سکے اور اس کی مدد سے نئے علم اور نظریات سے روشناس ہو سکے۔

سرقہ کو روکنے کے لیے جہاں علمی اور ادبی مواد کی فراہمی ضروری تھی وہاں یہ امر بہت اہم تھا کہ سرقہ کو کیسے روکا اور کنٹرول کیا جا سکے اور خاص طور پر سرقہ کے حوالے سے مکمل نگرانی ایک اہم مرحلہ اور قدم تھا۔اس مقصد کے لیے 2007ء میں HEC نے ابتدائی طور پر تقریباً 10 بڑی جامعات کو Turnitin سافٹ ویر کیا اور بعد میں باقاعدہ اس کا لائسنس جاری

کیا گیا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ 2007ء سے اب تک سالہا سال اس کے استعمال میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ خاص طور پر معروف جامعات میں 85% تک کے وسیع پیمانے پر اس سافٹ ویر کو استعمال کیا جا رہا ہے۔ ادبی سرقہ کی روک تھام اور معیاری تحقیق کے فروغ میں HEC کے کردار کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ اس ضمن میں HEC کے HR اور Quality Assurance کے شعبہ جات کی خدمات قابل ستائش ہیں۔ اس وقت تمام اعلیٰ حکومتی تعلیمی اداروں کو (Turnitin) سافٹ ویر مہیا کیا گیا ہے۔ جس کی تفصیل پہلے بھی بیان کی گئی ہے۔ اس سافٹ ویر کا دوسرا بڑا مقصد Copy Rights ہے۔ یہ ادبی سرقہ سے محفوظ رہنے کا قانونی طریقہ ہے۔ اس سافٹ ویر سے مصنف کے کام کی Authorship ثبت ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح کوئی بھی تخلیقی کام Intellectual Work جیسے موسیقی، ڈرامہ شاعری یا کوئی بھی ایجاد اصل تخلیق کار کے نام سے منسوب رہتی ہے۔ پس اس اقدام کی بدولت اعلیٰ تعلیمی اداروں میں تخلیق کے معیار میں بہت بہتری آئی ہے اور (Honest Academic Writing) اور علمی سالمیت کا مقصد حاصل ہو رہا ہے۔ جو HEC کے وژن کا حصہ ہے۔

چ) نمل اینٹی پلیجیر یزم یونٹ NUML Anti-Plagiarism Unit:۔

نمل اینٹی ادبی سرقہ یونٹ کا قیام 2007ء میں کیا۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ تمام علمی مسائل جو ادبی سرقہ سے متعلق ہیں ان کو تلاش کیا جائے اور ان کا حل نکالا جائے۔ اس یونٹ کے قیام کا مقصد HEC وژن کا نفاذ اور تخلیقی کام اور معیار کو یقینی بنانے کی کوشش ہے۔

i) NUML کے اس یونٹ کے قیام کا مقصد تربیت اور ادبی سرقہ کی لعنت کا مقابلہ کرنا ہے اور ایسے اقدامات کرنے ہیں جس سے فیکلٹی ممبران / طلباء / محققین کی تربیت کی جائے اور انھیں علم و ادب کے معیار سے آشنا کیا جائے۔

ii) اس کے علاوہ یہ یونٹ ادبی سرقہ کی چیکینگ کے لیے HEC کے سفارش کردہ آن لائن سافٹ ویر اور سروس استعمال کرنے کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے۔

iii) اس یونٹ کے قیام کا مقصد سرقے سے متعلق واضع طریقہ کار کو یقینی بنانا ہے اس مقصد کے لیے NUML نے ادبی سرقے کی روک تھام کے لیے HEC کی سفارشات کی روشنی میں ایک واضع پالیسی مرتب کی ہے۔

اس پالیسی کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

i) نمل کا وژن ادبی سرقہ کی روک تھام:۔

ا) HEC کی ادبی سرقہ کے حوالے سے تمام سفارشات اور اقدامات کو یقینی بنانا اور اس کا مکمل نفاذ کرنا ہے۔

ب) Turnitin سافٹ ویر کا استعمال اور تمام اساتذہ کرام اور طلباء کو اس کے استعمال اور اہمیت سے روشناس کروانا ہے۔

ج) علمی تحقیق کے معیار کو بین الاقوامی معیار کے مطابق یقینی بنانا۔

ii) NUML فیکلٹی ممبران اور Turnitin:۔

نمل QEC کی جانب سے تمام اساتذہ کرام کو Turnitin کا اکاونٹ فراہم کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں نمل QEC کی جانب سے ورکشاپز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان ورکشاپز کے انعقاد کا مقصد تمام فیکلٹی ممبران کو اس سافٹ ویر

کے استعمال متعلق آگاہی دیتا ہے۔ یہ سافٹ ویر معیاری علمی تحقیق کے لیے ہر کورس کی طلباء آرٹ نمائش پر اور پروجیکٹ رپورٹ پر چلایا جاتا ہے۔ اور یہ اخذ کیا جاتا ہے کہ طلباء کا تحریری اور علمی معیار کیا ہے۔ اس مقصد کے لیے HEC کا واضع طریقہ کار رائج ہے۔ اگر یکسانیت انڈکس (Similarity Index) 19% سے کم یا 19% تک آجائے تو یہ قابل قبول تصور کیا جاتا ہے۔ ایسے کرنے میں ناکامی پر ایک اور کوشش یا (Attempt) دی جاتی ہے۔ جو Revised تصور کی جاتی ہے۔ مگر اس کے باوجود ناکامی میں اسے فیل یا ناکام تصور کیا جاتا ہے۔ جو ادبی سرقہ میں شمار ہوتا ہے۔

اس حوالے سے سرقے سے متعلق سزائیں پالیسی میں درج ہیں اور تمام اساتذہ کرام بھی اس سے آگاہ ہیں۔

ا) تحقیقی مقالاجات کے لیے پالیسی کی شرائط کچھ مختلف ہیں۔ ایم اے وایم فل اور پی ایچ ڈی کے لیے تین Attempts دی جاتی تھیں۔ پہلی Submission میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہو، یعنی انڈکس 19% سے زیادہ آجائے تو طلباء کو دو مزید کوششوں کی اجازت ہوتی تھی۔ جنھیں Revised Attempts کہا جاتا ہے۔ اگر کوئی طلباء 19% یا اس سے کم انڈکس حاصل کرنے میں ناکام رہتے تو پھر یہ کیس ادبی سرقہ کی قائمہ کمیٹی کو ارسال کر دیا جاتا تھا۔

لیکن اب:۔

پالیسی میں ترمیم (3rd Attempt of Turnitin) کے حوالے سے اکتوبر 2016 میں یہ بورڈ آف ایڈوانس سڈیز اینڈ ریسرچ کا انعقاد ہوا جس میں یہ فیصلہ ہوا کہ اب MPHIL - PHD اور Masters کے لیے دو Attempts رکھی جائے۔ ماضی میں QEC - NUML طالب علم کو تین Attempts فراہم کرتا تھا۔

BASR میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ طالب علموں کو دو کوششوں یا Attempts کی اجازت ہوگی۔ اگر کوئی طالب علم HEC کی مقرر کردہ حد یعنی 19% سے زیادہ Similarities میں آئے گا تو تیسری کوششوں کے لیے درخواستوں کو قبول کرے گا۔ تیسری کوشش کے لیے درخواست بذریعہ ڈین / ریجنل ڈائریکٹرز اور ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے منظور کی جائے گی اور باقاعدہ اجلاس میں اسے رکھا جائے گا۔ یہ پالیسی فوری طور پر لاگو کی گئی ہے۔ اس پالیسی کی ترمیم ریکٹر NUML کی طرف سے جاری اور منظور کی گئی۔

ب) نمل کی ادبی سرقہ کی قائمہ کمیٹی سرقہ کے متعلق اندرونی اور بیرونی شکایات یا مقدمات کے سلسلے میں قائم ہے۔ اس کو تشکیل صرف مقدمات کی پڑتال کی صورت میں کیا جاتا ہے۔ خاص مقدمات کی پڑتال کی صورت میں کمیٹی بذریعہ Rector احکامات تشکیل دی جاتی ہے۔

iii)۔ ادبی سرقہ سے بچاؤ اور اقدامات:۔

ا) ادبی سرقہ سے بچنے کا آسان حل Honest Academic Writing ہے۔

ب) تحقیقی مقالین لکھتے وقت اصل مصنفین کے مکمل حوالہ جات دیں اور انھیں رائج طریقہ کار کے مطابق تحریر کریں۔

ج) زرائع کے حوالے دینے کے لیے Research Methodology میں کئی فارمیٹ موجود ہیں۔ جن کے نام درجہ ذیل ہیں:۔

i) APA

ii) MLA

iii) شکاگو

iv) Turbian شامل ہیں۔

د) کسی بھی علمی کام کو استعمال کرنے کے لیے مکمل حوالہ دیں جیسے اس کا نام، اشاعت کا سال اور لفظ بہ لفظ Cite کرنے پر صفحہ نمبر دینا لازمی ہے۔

ر) اسی طرح صرف تحریری مواد کے لیے حوالہ جات اہم نہیں بلکہ کسی بھی ذرائع سے کسی کے کام کے اعداد و شمار تصاویر Diagrams کو استعمال کرنے کے لیے مکمل حوالہ جات، علمی سرقہ سے بچاؤ کا ذریعہ ہیں۔

پس علمی، خیانت اور ادبی سرقہ کو روکنے کے لیے تعلیمی اداروں کے اقدامات بہت اہم تصور کیے جا رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ طلباء میں تحقیق کے درست نظریے کو روشناس کروایا جائے اور انھیں اس کی باقاعدہ تربیت فراہم کی جائے تا کہ سرقہ جیسی بری برائی سے بچا جا سکے۔ پس ایک چھوٹی سی بات سے اس مضمون کا اختتام کرنا چاہوں گی،

" علم و ادب کے لیے قلم اٹھانا بڑی عزت کی بات ہے لیکن قلم سے ادب چرانا خاصی بے ادبی ہوتی ہے "

حواشی

۱۔ http://www.ulm.edu/~lowe/plagiarism.ppt

۲۔ http://owl.english.purdue.edu/

۳۔ http://www.ulm.edu/~lowe

۴۔ http://numl.edu.pk/qa/Default.aspx

۵۔ http://numl.edu.pk/qa/NUML%20Plagiarism%20Policy.aspx

۶۔ http://numl.edu.pk/qa/QA%20Documents/HEC%20Plagiarism %20Policy.pdf